سوال

(570) مقتدی نے ابھی فاتحہ کا کچھ حصہ پڑھ تھا کہ ...

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کہا جاتا ہے کہ مُدرکِ رکوع اس لیے مُدرکِ رکعت نہیں کہ اس سے دو فرض (قیام اور قرأت) چھوٹ گئے ہیں۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس صورت میں آپ کا کیا فتویٰ ہو گا۔ جب نمازی قیام میں شامل ہو کر سورۂ فاتحہ شروع کرتا ہے ایک یا دو یا تین آیات پڑھ پاتا ہے اور امام رکوع میں چلا جاتا ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں مأموم ''سورۂ فاتحہ'' پوری کرکے امام کے ساتھ مل جائے۔ چنانچہ حدیث میں ہے :

'لَاتُبَادِرُونِي بِرُكُوعٍ، وَلَابِسُجُودٍ، فَإِنَّهُ مَهمَا أَسبِقُكُم بِهِ، إِذَا رَكَعتُ، تُدرِكُونِي بِهِ إِذَا رَفَعتُ، إِنِّي قَدبَدَّنتُ' سنن أبي داود، بَابُ مَا يُؤمَرُ بِهِ الْمَأْمُومُ مِنَ اتِّبَاعِ الْإِمَامِ، رقم: ٦١٩، سنن ابن ماجه، بَابُ النَّهيِ أَن يُسبَقَ الْإِمَامُ بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، رقم: ٩٦٣

''مجھ سے پہلے رکوع کرو نہ سجدہ، میں اسے تم سے پہلے کر گزرتا ہوں، تو تم مسابقت کا ادراک میرے اٹھنے کے بعد کرلیا کرو۔ بے شک میں بوجھل (کبر سنی یا جسم کے بھاری ہونے کے اعتبار سے) ہوچکا ہوں۔''

شارح حدیث امام خطابی رحمہ اللہ نے حدیث ھذا کا مفہوم یوں بیان فرمایا ہے :

'يُرِيدُ أَنَّهُ لَايَضُرُّكُم رَفعِي رَاسِي مِنَ الرُّكُوعِ، وَقَد بَقِيَ عَلَيكُم شَيئٌ مِنهُ، إِذَا أَدرَكتُمُونِي قَائِمًا قَبلَ أَن أَسجُدَ۔ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرَّكُوعِ، يَدعُو بِكَلَامٍ فِيهِ طُولٌ۔'

مزید آنکہ 'إنجاح الحاجة' میں وضاحت یوں ہے :

'قَولُهُ مَهمَا أَسبِقُكُم بِهِ... الخ أَي اللَّحظَةُ الَّتِي أَسبِقُكُم بِهَا فِي ابتِدَاءِ الرُّكُوعِ، وَتَفُوتُ عَنكُم، تُدرِكُونَهَا إِذَا رَفَعتُ رَاسِي مِنَ الرُّكُوعِ، لِأَنَّ اللَّحظَةَ الَّتِي يَسبِقُ بِهَا الاِمَامُ عِندَ الرَّفعِ، تَكُونُ بَدلًا عَنِ اللَّحظَةِ الأَوْلٰى لِلمَامُومِينَ۔ فَالغَرَضُ مِنهُ أَنَّ التَّاخِيرَ الثَّانِي يَقُومُ مَقَامَ التَّاخِيرِ الأَوَّلِ، فَيَكُونُ مِقدَارُ رُجُوعِ الاِمَامِ، وَالمَامُومِ سَوَاءً، وَكَذَا السَّجدَةِ۔' عون المعبود، ١/٢٣٩

ائمہ حدیث کی تشریحات کا حاصل یہ ہے، کہ مقتدی اگر امام کو قیام کے بعد رکوع میں اور رکوع کے بعد قومہ میں سجدہ میں جانے سے قبل پالے، تو درست ہے۔ ظاہر ہے کہ اتنے وقفے

میں مأموم ''سورۂ فاتحہ'' کی تکمیل، پھر رکوع سے فراغت کے بعد امام کو سجدہ سے قبل بخوبی پا سکتا ہے۔

بالخصوص جب کہ ائمۂ سنت کی عاداتِ کریمہ میں سے ہے، کہ وہ نبی کریم ﷺ کی اِقتداء میں بعد از رکوع لمبی دعا میں مصروف رہتے اور تأخیر میں جو حکم رکوع کا ہے وہی سجدہ کا بھی ہے۔ تأخیر ثانی پہلی تأخیر کے قائم مقام ہوگی۔ نیز امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’فَمن دَخل خلفَ اِمامٍ، فَبدَأ بِقرائَۃِ أم القرآنِ۔ فرَکَعَ الاِمَامُ قبلَ اَن یُتمّ ہٰذَا الدَاخلُ اُمَّ القرآنِ، فلَایرکَعُ حتّٰی یُتمّھا۔ ... برہانُ ذالِکَ ما ذَکرنَاہُ من وُجُوبِ قرائَۃِ اَمّ القرآنِ فی کُلِّ رَکعَۃٍ۔ وَقد قال رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَہمَا اَسبقُکُم بِہٖ، اِذَا رَکعتُ تُدرِکُونِی بِہٖ اِذَا رَفعتُ‘ المحلّی: ،جز:۳، ص:۱۷۹

یعنی جس نے امام کی اقتداء میں شامل ہو کر ''سورہ فاتحہ'' شروع کی اور تکمیل سے پہلے امام رکوع میں چلا گیا، تو یہ شخص رکوع نہ کرے حتی کہ ''فاتحہ'' کو پورا کرے۔ دلیل اس کی وہی ہے، جو قبل ازیں ہم بیان کر چکے ہیں، کہ ہر رکعت میں فاتحہ واجب ہے۔

رسول اﷲ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔ میں آپ سے پہلے رکوع یا سجدہ کر گزرتا ہوں، تو تم لوگ مسابقت (پہلے کرنے کا) ادراک یعنی (کمی کا پورا کرنا) میرے اُٹھنے کے بعد کر لیا کرو۔''

ان واضح اور مُصرّح دلائل و شواہد سے معلوم ہوا، کہ مقتدی ''سورہ فاتحہ'' پوری کرکے رکوع کرے اور اگر بالفرض کوئی مقتدی فاتحہ نامکمل چھوڑ کر رکوع میں چلا جائے تو اس رکعت کا اعادہ ضروری ہے۔ کیونکہ فاتحہ مکمل سورت کا نام ہے۔ بعض آیات نہیں صحیح حدیث میں وارد ہے:

’لَا صَلَاۃَ لِمَن لَّم یَقرَاْ بِفَاتِحَۃِ الکِتَابِ‘ (متفق علیہ) (ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب وعلمہ أتم) صحیح البخاری، باب وُجُوبِ القِرَائَۃِ لِلاِمَامِ وَالمَامُومِ فِی الصَّلٰوۃِ کُلّھَا...الخ، رقم: ۷۵۶، صحیح مسلم: ۳۹۴

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی]

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 498

محدث فتویٰ